سوال

(73) دسہرے کے میلے میں شریک ہونے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ریاست کی طرف سے دسہرے کے موقع پر پندرہ روز مسلسل بازار لگتا ہے۔ جس میں زیادہ تر جانوروں کی خرید وفروخت ہوتی ہے۔ صرف دو روز دسہرے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ باقی دنوں میں وہی خرید وفروخت بعض لوگ کہتے ہیں۔ کے صرف دو روز کے علاوہ اور دنوں میں شریک ہوسکتا ہے۔ بعض نوجوان رضا کاروں میں نام لکھوا کر انتظام کرتے ہیں۔ بعض مولوی صاحب بھی اس میلے میں شریک ہوتے ہیں۔ جس روز رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس روز بھی رہتے ہیں۔ لوگ ان کو خطیب وامام بناتے ہیں۔ حالانکہ دوسرے مولوی بھی موجود رہتے ہیں۔ جوان تمام باتوں سے متنفر اور بیزار ہیں۔ خالد کہتا ہے کہ اس میلے میں شریک ہونا حرام ہے۔ رضا کار بننا شرک کی اعانت ہے ایسے مولوی کو قطعاً امام یا خطیب نہ بنانا چاہیے۔ شرعی حیثیت سے اس کا جواب دیں۔ (شاہد بنارسی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کی منڈیاں اسواق جاہلیت کی طرح ہیں۔ جن کی بابت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب کا عنوان یوں لکھا ہے۔

باب الاسواق التی کانت فی الجاہلیة فلما کان الاسلام فاتموا من التجارة فیھا فانزل اللہ لیس علیکم جناح

جب اسلام آیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھا تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ ان میں تجارت کرنا گناہ نہیں ہے۔ میرے ناقص علم میں یہی حکم منڈیوں کا ہے۔ جن کی بابت سائل نے سوال کیا ہے۔ ہمارے امرتسر میں اس کی مثال بیساکھی اور دیوالی کی منڈیاں ہیں۔ جو کئی دن تک رہتی ہیں۔ جن میں لوگ ہر قسم کے مویشی کی خرید وفروخت کرتے ہیں۔ ہاں ایسے بازاروں میں ناجائز اشیاء فروخت نہ کرے۔ اور نہ فروخت کرنے پر مدد کرے۔ ایسا ہی مسلم رضا کار دسہرے کے کام میں بھی مدد نہ کرے۔ بحکم قولہ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص66

محدث فتویٰ